13995 ـ حائضہ بیوی کی طرف سے نمازوں کی قضاء کرنا

سوال

کیا مسلمان عورت پر ماہواری کے درمیان رہ جانے والی نمازیں ادا کرنا ضروری ہیں ؟
اور کیا حائضہ عورت کی جانب سے کوئی دوسرا شخص مثلا خاوند نمازیں ادا کر سکتا ہے، مثلا وہ اپنی اور بیوی کی جانب سے ہر نماز دو بار ادا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حیض کی حالت میں عورت سے نماز ساقط ہو جاتی ہے، بلکہ اگر وہ نماز ادا کرے تو گنہگار اور اپنے رب کی نافرمان ٹھرے گی، اور اس کی نماز قبول نہیں ہوگی.

اللہ سبحانہ وتعالی نے حالت حیض میں اسے نماز ترک کرنے میں معذور قرار دیا ہے، اور عورت کا دین ناقص ہونے کا بھی یہی معنی ہے جس کا بیان درج ذیل حدیث میں ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور فرمانے لگے: اے عورتوں کی جماعت ... میں نے ناقص عقل اور ناقص دین نہیں دیکھیں، تم میں سے ایك اچھے بھلے شخص کی عقل خراب کر دیتی ہے، وہ عورتیں کہنے لگیں: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا دین اور عقل کس طرح ناقص ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف نہیں ہے ؟ تو عورتیں کہنے لگی کیوں نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کی عقل کے نقصان میں سے ہے، اور جب وہ حیض میں ہوتی ہے تو کیا نماز اور روزہ ترک نہیں کرتی ؟

تو عورتیں کہنے لگیں کیوں نہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے دین کا نقصان ہے "

صحیح بخاری کتاب الحیض حدیث نمبر (293) صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر (114).

معاذۃ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا:

حائضہ عورت روزے کی قضاء تو کرتی ہے لیکن نماز کی قضاء کیوں نہیں کرتی ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرمانے لگیں:

" ہمیں بھی حیض آتا تو ہمیں روزوں کی قضاء کرنے کا حکم دیا جاتا لیکن ہمیں نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا "

صحیح بخاری کتاب الحیض حدیث نمبر (310) صحیح مسلم کتاب الحیض حدیث نمبر (508) یہ الفاظ مسلم کے ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ حکم - یعنی نماز قضاء نہ کرنا - متفق علیہ مسئلہ ہے، اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر اس وقت نماز اور روزہ فرض نہیں، اور اس پر بھی متفق ہیں کہ ان پر نمازوں کی قضاء واجب نہیں، اور اس پر بھی اجماع ہے کہ ان پر روزوں کی قضاء واجب ہے.

علماء کرام کا کہنا ہے: ان میں فرق یہ ہے کہ: نمازیں زیادہ اور تکرار کے ساتھ ہوتی ہیں، اس لیے ان کی قضاء مشکل ہے، لیکن روزے ایسے نہیں.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (4 / 26).

تو یہ کہا جائیگا کہ اصل میں حائضہ عورت حالت حیض میں نماز کی مکلف ہی نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے حیض ختم ہونے کے بعد نماز کی قضاء کرنا جائز ہے، تو پھر اس کی جانب کوئی دوسرا شخص نماز کی قضاء کیسے کر سکتا ہے ؟

چنانچہ اس کے خاوند کو اپنی بیوی کی جانب سے نماز قضاء کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اور پھر کسی دوسرے کی جانب سے نماز کی قضاء تو جائز ہی نہیں.

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہا کہتے ہیں:

" کوئی شخص بھی کسی دوسرے کی جانب سے نماز ادا نہ کرے "

اس لیے ہر مسلمان شخص کو دین میں بدعات ایجاد کرنے سے گریز کرنا چاہیے، جس کی اللہ تعالی نے اجازت ہی نہیں دی.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .